بحمد الله خالق الارض والسموات عالم السر والخفیات

کتاب مستطاب اعنی

پیو ملانی غیر بھولانی

بزبان ہندی

از تصنیف منیف حضرت شہنشاہ ولایت مقبول بارگاہ صمدیت
محرم اسرار احدیت قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین انیس العارفین
رئیس الواصلین سند الموحدین قبلۃ المحققین خواجہ حاجی محمد نجم الدین
چشتی النظامی السلیمانی فتحپوری خلیفہ محبوب سبحان حبیب الرحمان غوث
زمان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ

زیر اہتمام

بندہ محمد منظور حسن رضوی چشتی نظامی اشرفی درویشی حماہ اللہ الغوی عن شر کل غبی و غوی

مہتمم کتبخانہ مطبع رضوی دہلی

طبع ہوا

تعداد ۵۰۰ (بلا اجازت کوئی طبع نہ فرمائے)

پمیو ملانی عینر بہلانی

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بولوں حمد خدا کی جو خالق معبود — جس نے کُن کے کہن سے عالم کیا نمود

تاروں سورج چاند سے زینت دی آسمان — دور کیئے جس نور سے سب ظلمات جہان

زینت دی زمین کو پیدا کر انساں — نبی ولی اور عالمان اور صاحب عرفان

وہ ہر دنیا اندر یہ ہادی ہیں دین — ان سے ظلمت دور ہو دل میں بھرے یقین

محض خدا کا لطف ہے اور بہت احسان — کیئے ہدایت واسطے جن کامل انساں

لاشریک وہ ذات ہے احد صمد سبحان — سدا رہیگا اس طرح جیسے ہے الآن

شوق ہوا اس ذات کو دیکھوں اپنی شان — مکھ دیکھن کے کارنے درپن کیا جہاں

موجب استعداد کے اُن بیچوں وجود — کیا ظہور اپنا بیچ ہر ایک وجود

باطن سے ظاہر ہوا اوّل سیتی اوڑ — دیکھ کتاباں صوفیہ جی معنوں کے توڑ

کہا اِنّا آپ نے بیچ آیت قرآن — خَلَقَ اللّٰہُ آدم بر صورت رحمان

کسی جاگے ہادی بنا مضل بنا کس جاگے — معزّ بنا کس جاگے پہ کہیں مذل کہائے

معطی اُس کا نام ہے مانع بھی خود آپ — کہیں مسجد کہیں بتکدہ کہیں پن کہیں پاپ

مظہر کہیں جمال ہے مظہر کہیں جلال — ذات بحت نے آپنا ظاہر کیا کمال

چپ رہ نجما باورے چھپا کھول مت بھید

دیکھ پیا کو ہر جگہ گر ہے تجھ کو دید

مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ

یارب عاصی نجم کو بخشو اپنا درد ۔ کرو محبت غیر کی دل سے میرے سرد

ہوں طالب تجھ ذات کا تجھ بن اور نکوئے ۔ میل بھری ہے گوڈر رحم کرم سے دھوئے

غلامت نفس پلید نے دبنا دل کو زنگ ۔ اپنی رنگی عشق میں دل کو میرے رنگ

جیسا تیرا رنگ ہے ویسا رنگ نکوئے ۔ جو رادوڑے ہے چوندری وہی سوہاگن ہوئے

ظاہر باطن اپنا تجھکو دینا سونپ ۔ رین دناں تجھ یاد کی دے مجھ دلکو چونپ

رین دناں تجھ درد سے روؤں زار نزار ۔ کبھی تو اس درویش کو دو اپنا دیدار

یارب تجھ دیدار کا تجھ سے کروں سوال ۔ یہ بکھیاری درس کا دے مول ٹال

تم جو اما السائل فلا تنہر کہا قرآن ۔ اس سائل کو آپنے دیجو درشن آن

جو آیا تجھ در او پر خالی گیا نکوئے ۔ یہ عاجز بھی آپ سے عرض کرے ہے روئے

دو خمخانہ عشق سے پیالہ سرخ شراب ۔ جسکے پینے بوند سے ہستی ہوئے خراب

تان سدہ بدھ ہوں آپنی باقی رہے نہ ہوش ۔ ہیم پیالہ پیو کے مست پھروں مدہوش

خفی جلی سب شرک سے یارب دے اماں ۔ ساتھ محبت اپنے رکھیو بیچ جہاں

ایسا تو یقین سے دل کو کر معمور ۔ غیر نہ آوے نظر ہاں جت دیکھوں حق نور

دن کو تو روزے رکھیں راتوں جاگے کوئی ۔ یک ذرہ تجھ کرم کے نہیں برابر ہوئے

راندیا یک آن میں بلعم سا باعور ۔ بتخانہ سے بوبکر آئے بیچ حضور

تم حی القیوم ہو تم ہو رب غفور ۔ فضل کرم آپ نے مجھے نرا کھودو

تسا ہمکو ایک نان ہم لاکھ کروڑ ۔ ایسے در کو چھوڑ کر میں جاؤں کس ٹھوڑ

آس رکھے تجھ میں کی نجم الدین آدھیں ۔ تجھ بن ترپے رین دن جیسے جل بن مین

درنعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

جب چاہا حق پاک نے پیدا کروں جہان ۔ اول نور محمدی کینا حق سبحان

تاج رکھا لولاک کا سر پر پاک رسول
پاک محمد مصطفےٰ انبیوں کے سرتاج
رجب کی تھی آخریں ستائیسویں رات
ذات ملی خود ذات سے ملا نور سے نور
اول سے آخر ہوئے ختم النبی کہائے
عیسیٰ موسیٰ اور نبی سبھی کریں تھے چاؤ
نبی کی حق پاک نے کینی دعا قبول
شکر کر دا ید وستو حق کا لاکھ ہزار
بلہاری اُس نام کے اور سب آل اصحاب
افضل سب صحاب ہیں ابابکر صدیق
پھر حضرت عثمان ہیں چوتھے علی جواں
صلی علی محمد یارب لکھ ہزار
جو کچھ تیرے علم میں اے خالق معبود
آل صحاب ازواج اور سب امت کے لوگ
سب پر رحمت آ بنی یارب کرو نزول

ہوا جنہوں کے پیر کی عرش معلی دہول
عطا کیا حق پاک نے ان اوپر معراج
پاس بلا کر آپنے رج رج کینی بات
احد احد سے مل گیا ہوا میم حبب دور
دھن وہ مائی آمنہ جن یہ جنیا جائے
امت احمد کے اندر یارب ہمیں ملاؤ
کری اس امت کے اندر آخر دور زندگی
امت احمد کے اندر پھر اکیا اوتار
راہ شریعت پاک کے جو ہیں ہر یک باب
دوجے عمر خطاب ہیں جن کینا تفریق
عشرہ اور مبشرہ سبھی جنتی جان
دھن گن گن ہیں ورنا کروں شمار
نبی محمد کے اوپر وتی بھیج درود
نبی ولی اور عالماں مارے عشق بروگ
اس عاجز کو عشق میں اپنے کرو قبول

مناجات بجناب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

ہے سوال یک آپ سے صلصا ئیں جواب
حضرت نبی رسول سے کہنا بعد سلام
بیشک لاؤ من ہر و پھر کیوں بہا گو دور
دیکھ نہ میرے عیب کو نبیوں کے سرتاج
نبی ہمارے آپ ہو ہم گون تم گوال

اس عاجز کی بنتی سنیو دے کر کان
ہو کا ہے تجھ درس کا نجم الدین غلام
آیئے درسن دیجیے کریئے معاف قصور
ہم تو پوت کپوت ہیں پر پتا کو لاج
جنم جنم کے بالماں تم ہمرے رکھوال

یارب ان کے عشق بیچ ثابت رکھے موہ
ہے ہے تجھا ہو شکر توں عاصی بد کا
تو ہے حضرت پاک کی امت کا یک سگ
لینے نام اب عشق سے ذرہ نہ لاوی لاج
چاہ شفاعت اپنی جیسے چاہے کچھ خیر -

اس عاجز ادرین کی یہ بارتھ ہے توہ
نام لیوے عشق سے تجھے نہ آوے عار
پاپ گنہ سے بھری سب تنگی رگ رگ
توجی کمہ کے بندی مانگے گھرا داج
اس عالی دربار ماں ذرا نہ لاگے دیر

در مدح پیر خود سلمہ اللہ تعالے

مدح کروں اب پیر کی جو ہیں غوث زماں
جعفر انکی ذات ہے بیچ قوم افغان
سنگھڑ میں ایک شہر ہے تونسا اسکا نانو
تونسہ ہے ملتان سے بس اب منزل چار
جان نظامی سلسلہ بیچ گھرانہ چشت
آج زمانہ بیچ ناں ویسا ہے کوئی شیخ
رومی شامی فارسی اور عرب کے لوگ
کابل قندھار اور بلخ بخارے بیچ
جو آوے جس ملک کا ویسا کریں کلام
غوث قطب اور اولیا خدمت کریں حضور
بعضے رہنے جہر جب کریں پکار پکار
بعضے کریں مراقبہ گم صم رہیں ہمیش
راتدنا حق یاد میں ہمیشہ مست ہو
بعضے نبی رسول پر نیدں پڑہیں درود
ا رخلیفہ بہت ہیں بڑے خلیفہ چار
بیچ کراچی شہر کے بسیں میاں باران

سلیماں جن کا نام ہے کامل پیر پٹھان
کیا ان کو حق پاک نے بڈہی عظیم الشان
میرے مرشد پیر کا رہنے کا وہ ٹھانو
رنجگھاٹ کا راہ ہے ہو جا دریا پار
کیا خدا وند پاک نے بیشک اہل بہشت
بیچ زمین کفار کے رکھی دین کی میخ
آنے ہیں اس در اوپر بھی سیکنے جوگ
شور ہوا سب ہند میں لئے لوگ سب کھینچ
ہو طالب جس چیز کا ویسا ملے انعام
برسے ہے جن مکھ اوپر عجب خدا کا نور
نازل ہوں حق پاک سے ان اوپر انوار
خبر نہ رکھیں آپنی اور بیگانہ خویش
بخشا ہے حق پاک نے انکو جام الست
ہو ویں حق کی رحمتاں اونپر بہوت در
انکا بڑا مرتبہ حضرت کے دربار
سب بیچ ممتاز ہیں بیچ سبھی یاراں

کہا شیخ نے اس طرح ہے یاران مرید — بیچ ریاضت بندگی ثانی شیخ فرید

اور محمد علیشاہ ساکن خیرا باد — کری جوانی خرچ جن بیچ خدا کی یاد

یہہ ہیں صاحب سلسلہ صدہا لوگ مرید — دن دن شہر جگ اندر اُنکا ہوا مزید

تیجے حضرت پیر کے جو ہیں مثل آمام — عارف کامل مولوی احمد اُنکا نام

تونسہ اندر یہہ رہیں انکے بہت فقیر — جاری لنگر دوسرا کیا برابر پیر

بیچ مکہنڈ کے مولوی محمد علی پہچان — یہہ تو بے مانند ہیں بیچ ذوق وجدان

حق میں اُنکے پیر نے ایسا کیا خطاب — مصروف اللہ مولوی کہا انہوں کے باب

دراوقات پیر خود گوید

سنوں ہمارے پیر کے وقتوں کی اب بات — گذرے سے حق یاد میں کیسے دن اور رات

پڑہکر فجر جماعت سے بیٹھیں خلوت جائے — رہیں مراقب جب تلک سورج سر پر آئے

روٹی کہاویں واسطے جاویں گھر کی طرف — آکر پھر سالک کو سبق پڑہاویں حرف

یعنی کتب سلوک کے کیتے پڑہیں فقیر — سبق پڑھا کر سوویں کر قیلولہ پیر

ہووے وقت نماز جب خادم دیہہ جگائے — پڑہیں نماز ان ظہر کی مسجد اندر آئے

منزل پڑہیں قرآن پہر فارغ ہوویں جناب — سبق پڑہاویں صوفیاں لیکر ہاتھہ کتاب

وقت ہووے جب عصر کا آویں سب پھیر — پڑہیں نماز جماعت سے ذرا نلاویں دیر

مغرب تلک سیت ماں بیٹھیں حضرت پیر — آپ مصلے پہ ہوئیں چاروں طرف فقیر

مغرب پڑھکر آپ پھر خلوت اندر جائے — بیٹھے کریں مراقبہ خالق سے ہتہ لائے

ڈیڈھ پہر جب رات جا کہاویں آپ طعام — جو مشتاق جمال کے آویں پھیر تمام

کوئی مزوری پہر رہا کو داہت ہے پیر — اُٹھکر پہیر وضو کریں آپ خدا کے شیر

ختم خواجگان پڑھ چکیں آویں طرف مسیت — نفل وظیفہ پڑہن تک نصف رات جا بیت

سرمہ ڈالیں آنکھ میں سوویں قدر قلیل — اُٹھیں تہجد واسطے ذرہ نہ لاویں ڈھیل

لکھہ یاری حق پاک کا شکر کرلی ذرات — ایسے کامل پیر کا دامن ہے مجھہ ہاتھہ

التجا بجناب پیر خود

سنو ہماری عرض ای قطبوں کے سردار
ہاتھ جوڑ بنتی کرے یہہ کتّا دربار

اس عاصی کو آسرا نہیں تمہارے باج
یتیم اوڑنہایو بانہہ گہے کی لاج

نان کچھ چنگا عمل ہے نا کچھ چنگی بات
آس تمہارے فضل کی راکھوں ہوں دن رات

میں توبے وسواس ہوں پکڑ تمہارا پیر
روز حشر بہی اسطرح تجھ سوں دامنگیر

کیا وظیفہ آپنا راتدنا ل تجھ نام
نیچے جھنڈے آپنے رکھیو روز قیام

باطن میں مجھ پاس ہو ظاہر میں گر دور
جیو تمہارے پاس ہے یہاں پڑی ہی کہوڑ

گونگی گہیلی تیریاں دیکھہ نہ میرے عیب
رحم کیجے ہے آپکو غنا ندیوے زیب

سبب تصنیف کتاب گوید

اب تم سنو کتاب کے کہنے کا احوال
کہیو نجر بنی کتاب یہہ کیا موجب اشغال

آتا تہا میں پیر کی خدمت سے ای یار
تہیو لڑی ہیونچا کاٹ کر جہیں کوس کی ہار

وہاں سے میں دن دوسرے ہوا روانہ پہیر
رکہتا ارادہ آنکا جانب بیکا نیر

اسکو کروں بیان میں ہندی نظم بنائے
جو طالب حق پاک کے بیچ سمجھ لیں آئے

رہے نشانی مجھہ ستی یہہ بھی بیچ جہان
پڑہیں فاتحہ مجھہ اوپر جو ہیں اہل ایمان

جو کچھ میرے فہم میں آیا سنو عزیز
اسکا کیا ان میں موجب عقل تمیز

پیو ملاقی نام اب ہم نے رکہا کتاب
عمل کرے جو اس اوپر ہیوے شتاب

جسنے کہی کتاب یہہ نجم الدین ہے نام
بیٹا احمد بخش کا سب کا جان غلام

باشی قصبہ جہوجہنوں پوتا شیخ حمید
تارکیں ناگور میں جو صاحب تجرید

وے بنیگے اولاد میں سن سعید بن زید
اسکے آگے کہول دوں تجھکو سلاهید

وے تو بیٹے خاص ہیں حضرت عمر خطاب
بس یہہ ہی تحقیق ہے ایسے لکہا کتاب

ﻠﻪ نام شہر ﻜﻪ یعنی جنگل

پیو ملانی غیر مطبوعہ

کوئی پڑھے کتاب یہہ ساتہہ شوق کے آئے / یارب اسکو عشق دے اپنے ساتہہ ملائے

در ترک دنیا گوید

جے تو اپنے پیو کے ملنے کا مشتاق / اول دنیا زال پر دے تو تین طلاق

دنیا کیا ہے تو جہوڑے مجہے یار عزیز / جو غافل حق یاد سے کرے تجہے وہ چیز

چہوڑا وے حق یاد میں کمر باندہ لے خوب / تا ہو جا یک آن میں تو حق کا محبوب

کہا نظام الدین نے جو محبوب الہ / بیچ فوائد[1] یہ لکہا ہیگا حسن[2] گواہ

مصالحہ کی حاجت نہیں گوشت چاہیئے دیگ / کام نہ آوے شوروا زر رسو تم بیگ

یعنی اول ترک ہو پیچہے کرئے یاد / بنا ترک نہیں فائدہ بیچ شغل اوراد

دنیا کسکو کہت ہیں جمع نکرے مال / ان ہیت نے بہت کا دنیا ہی گہر گہال

کوئی جو دیوے آن کر تجہکو غیر سوال / لیکر اسکو خرچ کر ہرگز اوسے نٹال

کوئی لنگوٹا مار کر جنگل بیٹہے جائے / دل ہو دنیا کی طرف سے دنیا دار کہائے

دنیا کی سن صورتاں بیچ معاش ہیں چار / صاحب عشرہ کاملہ ایسے لکہا بیچار

غافل ہو حق یاد سے ہو مشغول جہال / ظاہر باطن بیچ وہ دنیا ہے پہچان

ادا کرے حق زال کا موجب حکم خدائے / ظاہر میں دنیا ہوئے باطن کبہی نجلے

ساتہہ ریا کے بندگی کرے جو کو نادان / باطن میں دنیا ہوئے ظاہر ہیں مت جان

کرے عبادت رب کی ساتہہ شوق جے کوئی / ظاہر باطن بیچ وہ دنیا کہیے نہ کوئے

جمعیت دل کے واسطے رکہے جکوئی مال / کروں عبادت بندگی بیغم ہو خوشحال

چالس دنکے خرچکو رکہے مجرد حال / خرچ کرے چہ ماس کا جو ہے اہل عیال

در طلب مرشد گوید

جے طالب حق پاک کا مرشد کی کر کہیٹ / جو ڈہونڈہے جسا چیز کو ملکر رہے ہی میٹ

کہا خدا نے زہد کر کوئی وسیلہ ڈہونڈ / بنا وسیلہ یاد سے کیوں ہیوٹہا ہی مونڈ

[1] فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ [2] حضرت امیر حسن علا سنجری مصنف کتاب فوائد الفواد

چیونٹی چاہے باڑی کعبہ کروں طواف
کبھی نہ پہونچے وہاں تک کہی بات میں صاف

پکڑے جے وہ جائے کر کسی کبوتر پا دل
جا پہنچا وے چیونٹی جبت چاہے اس ٹھانو

نہیں پیر جس شخص کے پیر اسکا شیطان
اس احمق بے پیر سے اللہ کی آمان

ستگر کرا اے بادرے ستگر ہو ملاے
ستگر پورا ہی وہی جو دیکا داغ مٹاے

کہا نبی نے اس طرح سنو ہماری بات
دوست رکھے جس قوم کو وہ اوٹھیگا اس ساتھ

جے تو ڈھونڈے پیر کو یہہ شرطاں رکھہ یاد
یہ پاوے جس شخص میں ہو مرید دل شاد

اول سلک صحیح ہو کر تلاش ای یار
ملے اجازت یا نہیں مرشد سے دلدار

پیر لباس مشایخی جیسے اکثر لوگ
بنا خلافت پیر کے لگیں سکہانے جوگ

بے گمرہ یہ شخص ہن کرے نا نہہ یہہ پیر
بنا اجازت پیر کے روا نہیں ای بیر

شریعت پر مضبوط ہو وجے جو درویش
عشق خدا سے رات دن رہتا ہے دلریش

عالم عامل وہ ہوے تاریخ نبی حزور...
کوی سنت مستحب اندر نہ ہو قصور

پڑہے نماز جماعت سے پانچوں وقت سدا ہار
رہے خدا کی یاد میں شاغل لیل نہار

جا کر نبی رسول سے ملے نا نہہ سے نا نہہ
عقائد بیچ درست ہو سنت اور جماعت

پیران لگا کر جو اوڈے مردود یہہ جلاے
شریعت بیچ قصور ہو وہ گمراہ کہاے

شرط ہیں بہت سی یہہ شرطاں رکھہ یاد
ہو مرید اس شخص کا کر اللہ کی یاد

جب تو ایسے پیر کا ہوا مرید کر جا و
جو کچھ تیرا پیر کہے بیچ عمل سب لا ہو

پیر ظاہر اس پیر میں دیکھے عمل زبوں
ستگر جہت ہو بھول کر پیر اپنے توں

آزمائش تجہہ و اسطے عمل دکہا دے بد
لیکن تو اوس کام کو پکڑیں نا نہہ مسند

در تلاش پیر گوید

جے تو ڈھونڈے پیر کو تجہ کو کہوں علاج
ملے نہیں مقصود کسن کامل مرشد بج

خبر قرا کہے سید کامل غیر کمال
کیسے ہو معلوم اب سن اوسکا احوال

یحیٰی شرف الدین نے مشکل کری آسان
لکھا کتاب میں تجہ کن کر بیان ایسے

کوئی دور مشایخ اور زاہد عابد بن
خالی نہیں قرا کہتی اللہ صاحب سن

غوث قطب اور اولیاء او ابدال اوتاد
عجب لقب اختیار بن خالی ناں رکھہ یاد

طالب کو اب چاہیے ڈہونڈہے شیخ ضرور
بیچ زمانہ آپنے جو کوئی ہووے مشہور

خدمت میں اوس شیخ کے بیٹھے دن اور رات
کئی روز صحبت کرے وہ اسکی گزرات

بہر وہ کرے تلاش اب دل اپنا ای یار
اس صحبت کے اثر سے اٹھے بیخ اغیار

خطرہ اور وسواس سے دلکو ہووے نجات
شوق الٰہی کچھ ہوا اس صحبت کے ساتھہ

ہو مرید اوس شیخ کا ای طالب فی الفور
گر ناں ہو کچھ فایدہ شیخ ڈہونڈ کوئی اور

لیکن ناں انکار کر دلمیں اسکی نقشہ
قسمت تیری وہاں نہیں اسکی کیا تقصیر

بیان ایضا بروایت دیگر

شیخ محی الدین نے جو قادر جیلان
شیخ ملن کے واسطے ایسے لکھا بیان

اوٹھہ کر آدھی رات کو پڑہے رکعات دوئے
سورۃ پڑہ قرآن کی یاد جو تجکو ہوئے

پڑھ کر بعد سلام کے سجدہ میں سر ڈال
زاری کر حق روبرو جو ایزد متعال

پڑہیں دعا جو یہہ لکی سجدہ میں ای یار
ستہ بار درود پڑھ اول آخر بار

یَا رَبِّ دُلَّنِیْ عَلٰی عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ یَدُلُّنِیْ عَلَیْکَ وَیُعَلِّمُنِیْ طَرِیْقَ الْوُصُوْلِ اِلَیْکَ ۃ

بیشک ولی خدائے کا تجکو ملے ضرور
راہ بتاوے اسطرح دل کو ہووے سرور

آپ الٰہی تجہ اوپر کہو لے باب وصول
ہو جاوے درگاہ میں اللہ کے مقبول

ابوالحسن جو شاذلے ایسے لکہا کتاب
پڑہے درود واں بہت ہی پیر ملن کے باب

در فواید اذکار گوید

اس جہیے سن فایدے بیچ شغل اذکار
جو ساد ہے یہ شوق سے ہو واقف اسرار

بہہ لذت نفسانیت اور خطرہ شیطان
دلکے درپن واسطے ہے زنگار بیجان

بولا ہے بیچ حدیث کے اون سردار جہان
دس آئینہ دل ستی دور کرو زنگار

ہر زنگاری چیز کو صیقل سے پہچان
ذکر خدا کے فایدے بہتی لکھے کتاب

پہلے یاد خدائے کی صاف کرے دل جان
دور کرے سب پاپ سے دوجے یاد خدای

ایسا کہا رسول نے جو ہیں شفیع انام
کرے فرشتون کے اوپر اللہ آپ خطاب

تم ہی بہی ملایکو اسکو رکہیو حبیب
جو تہے یاد خدائے کی جو کرہی دل شاد

صورت بنے عجیب تر بیچ قبر ہیہ یاد
چہٹے یاد خدائے سے بخشے جان سب پاپ

آیا بیچ حدیث کے ذکر ہووے جس جاے
جبلگ ہووے ذکر وی سنیں خدا کی یاد

حکم ہوئے حق پاک کا بخشے لوگ تمام
سالک سے ہو ایکدم یاد خدا جب فوت

غافل ہو حق یاد سے جیو سے بیچ جہان
جانن اوسکی یاد ہے زندہ ہیں وہی لوگ

جب تک گہٹ میں سانس ہے یاد خدا مت بہول
پیدا ہو حق یاد سے ایک کو ز ایک نار

یعنی آتش ذکر کی جارے غیر حجاب
روشن ہو دل نور سے دیکھے ور شن ہو

سن حجاب دو بہانت ہیں تجہ بیچ اد جب
دلکو پہونچے مورچہ جیسے درپن جان

درپن آند ہے بیچ کب درسن دکہے یار
صفا کرن دل واسطے یاد خدا کی جان

تیرا اوس نے یاد رکہہ تجہکو کہوں شتاب
دیکہے درسن یار کا ہر لحظہ ہر آن

تیجے عشق خدائے کا تجہہ پر آکر چہائے
جو بندہ حق یاد میں قایم رہے مدام

راکہے بندہ دوست مجہہ میں بہی شتاب
کریں ندا پہر ملک میں سب جگ کری محبوب

آپ خداوند پاک بہی کرہی اوسکی یاد
نور ذکر کا گور کو روشن کرے آباد

سا مع بیچ ثواب کے داخل ہی سن آپ
نازل ہوویں ملائکان پرسے پریں ملائے

عرض کریں حق پاک سے پہچیے جا دل شاد
ذاکر اور وے لوگ جن سنا ہمارا نام

بیچ ملک ناسوت کے پڑے آوازہ موت
جینا اوسکا یاد رہے موت برابر جان

نام پیا کا رات دن لیوین سانہہ بروگ
یاد خدا سے معرفت وکی ہووے حصول

برہ اگنیا غیر کو دسے دہووے جار
غیر یت کا دل ستی ہووے دور نقاب

سکے تو بجہا ہو وے یاد ہمارت جیبو
ایک پردہ ظلمانیت تجہ بیچ اور دلدار

یکبیرہ وہ نورانیت جیسے عشق حجاب
عالم اور معلوم ہیچ علم حجاب اب جان
ہیں اللہ کے اس طرح ستر ہنس حجاب
وسوسیں یا دخلاے سب کہو دی نکے روگ
ہوتا کسی آزار سے مجنوں جب بیمار
جیتی تیری یاد ہے دنیا قرب بدلاے
ایسا تجھہ پر حال اب وارد ہوئے آے
یہہ ہستی موہوم سب تجھسے لیجے چھین
اور فوائد اسطرح خوب طرحسے کہول
جو کوئی پڑہے ہزار بر وقت صبح دل کہول
ایسا رزق فراخ سن اوس پر کرے خدا
وقت خواب جو اسطرح پڑہے بار ہزار
قوت ملے اوس روح کو عرش ملے سی خوب
جو کوئی وقت دوپہر کے یہ کلمہ لیبہ پڑھے
باطن سے اس شخص کے بہاگ چلے شیطان
دیکہن وقت ہلال کے جو کوئی پڑہے ہزار
داخل ہووے شہر بار جو کوئی باہر جاوے

عاشق اور معشوق ہیچ سے ملے بار نقاب
ذاکر اور مذکور ہیچ اپنے ذکر پہچان
ظلمت اور انوار سے ایسے کہا خطاب
ظاہر باطن سے سبھی شفا ہوے اون لوگ
لیلے کے جب نام کی دارو تہی اسی بار
انا جلیس من ذکرنی ایسے کہا خدا نے
آپ اور سبکو بہول جا حق ہی حق دکہلاے
ویسے ہیچ اغنیاء کی اوکہڑے بہر نقلین
شیخ کلیم اللہ نے لکہے ہیچ کشکول
کلمہ لا الہ کو آخر تک سب بول
حاجت ہے کس روبرو ہرگز کہیں نہ جاے
روح اسکی جا عرش تک کرسی خواب گذار
اس کلمہ کے پڑہن سے ہو خفقا محبوب
گنکر بار ہزار وہ جڑہے اس کے گڈہ
خوف نہ ہو اوس شخص کو رہے ہیچ امان
حفظ ملے اسقام سے گر ہوں لاکہہ ہزار
کلمہ پڑہے ہزار سر امن خدا میں آے

در اقسام ذکر گوید

کئی بہانت ہیں ذکر کے اکہہ لسانی جان
دوجا دلکا ذکر ہے جاے ہو دل پاک
تسری ذکر پہچان لے تیجا ای اخوان

یہ ثواب مشہور ہے سن لے ہیچ جہان
ہو جسبں اور وسواس سے اور خطرہ ناپاک
جسکو یہہ حاصل ہوا غافل نہ اکہیگا ن

راہ خطرو وسواس کی بالکل ہو مسدود غیر تکلف یاد میں رہ رب المعبود
لطیفہ ہے یک دل اور سر ہے اوسکا نام ہو سے اسکے ذکر سے بیچ حضور دوام
یک ذکر ہے روح ذاکر اسکا جان فانی ہو کر ذکر میں ہو اپنے سے انجان
ذات صفت سب آپنی فانی ہوں فی الفور ذاکر خود مذکور کو دیکھے گا انس دور
خفی ذکر ہے پانچویں چھٹے اخفا جان اخفا اخفا ساتویں ایسے لکھا بیان
پیچھے ذکر لسانی کے ذکر دلکے درمیان پہونچے سر کے ذکر کو ذاکر دلکا جان
جان علامت مرد جس دلکا ذکر حصول ہووے جیسے ذکر میں وہ ذاکر مشغول
سن سے بعضے چیز یا سب اشیا ہے یا سر ہر لحظہ یا بعض دم دیا ہی اذکار
علامت جسکو روح کا ذکر ہوئے تحصیل جلدی جلدی ہر چیز سے تسبیح سنے دلیل
فاعل کو ہر فعل کے دیکھے حقکو آپ جو ذاکر ہو روح کا پن ہووے یا پاپ
ذاکر سر کا ذکر سے رہتا ہے معمور ناں ہو غیر خدا سے کرے اسکو حضور
اخفی اخفی ذکر کا ایسے لکھا بیان ذاکر ایسے ذکر کا بالکل ہو جا فان
علم اور لذت ذکر کی اس سے ہوسے دور ذاکر ذکر اٹھ بیچ سے باقی رہ مذکور

در آداب ذکر گوید

بیس ادب ہیں ذکر کے سن ای یار عزیز کر ہنر در آب یاد ہے تجھکو اگر تمیز
پانچ ادب ہیں ذکر سے پہلے کرو یقین طہارت کرو توبہ کرے دلکو دے تسکین
طلب مدد کی پیر سے علم مدد بھی جان مدد دیوے پیر کے دسے سردار جہان
ہے امداد رسول پر اللہ لیے رکھ یاد یہ ہیں پہلے ذکر سے پانچ ادب ہوشیار
ذکر کرن کے وقت پھر بارا ادب پہچان قعدہ بیٹھ صلواۃ دونوں کف ران
یا قعدہ تربیع کر دابو رگ کہاس انگوٹھے داہنے پیر سے لو جو انگلی پاس

کپڑے طاہر پہن کر خوشبوے کچھ مل — تاریکی بچ بیٹھ کے انکھیاں میچ بھل

محکم باندھ سوراخ کو دو کانان دو دید — حاضر صورت شیخ کی کرلے ہیں تاکید

ظاہر اور باطن اندر صدق راکھیے اب — یعنی ذکر مبالغہ بیچ عمل بن رب

او کد شرط پچھان لے وقت ذکر اخلاص — شمع ریا سے آپنے دل کو کرو خلاص

پھر کلمہ توحید کو شروع کرو ای پیر — مسنون کا بھی دہیان کر گر ہے مرد خبیر

نفی کرو دل بیچ سے یعنی ہر موجود — ثابت کرو حق پاک کو جو دلکا مقصود

آپ پیر یا چپے ذکر کے نین ادب ہیں جان — خاموشی او حبس دم کیجے ای اخوان

ہو دے سر دان لیجیے پیچھے سرد ناب — صاحب منہج سالکین ایسے لکہا کتاب

در ترکیب ذکر چہار ضربی نفی اثبات

اب ترکیبیں ذکر کی سن ای پیارے میت — جے چاہے حق پاک سے کرنی بہت پریت

برزخ ذات صفات اور مرشد تحت و فوق — کہ جو ضربی ذکر میں تا ہو تجھکو ذوق

حجرہ جو تاریک ہو اس میں بیٹھے جائے — آنکھاں اپنی بند کر زانو ہاتھ رکھائے

انگوٹھے دہنے پانو اور جو انگلی او سی پاس — وہاں مربع بیٹھ کر دلبے رگ کپاس

اس ٹھیاسے دل اندر بہت صفائی اگی — اٹھے حرارت اسقدر جو بی دیہہ جلاگی

برزخ دل میں پیر کی صورت کا کر دہیان — حاضر ذات خدائے کو دل اندر کر جان

سمیع بصیر علیم اور حی مرید کلیم — اور قدیر صفات یہ دل بیچ سمجھ فہیم

کلمہ لا الہ کو مد سے بنا کھینچ — شد سے الا اللہ کا ضرب لگا دل بیچ

زانو چپ سے لا اٹھا دہنے لا و الہ — ھا کو مد سے کھینچ کر دہنے کندہے لا

الا اللہ کا ضرب دے دلپر ای محبوب — شد سے یہی مراد ہے سمجھ اسے تو خوب

یعنی ہر موجود کو نفی کیا میں اب — باقی ذات خدائے کی جو ہی سب کا رب

در بیان خواطر اربع

سنو خواطر چار ہیں یک خطرہ شیطان — گنہ کبیر غرور اور غضب حسد کا جان

زانو چپ کی اور سے یہہ خطرہ کر دور — نفسانی کو دور کر داہنی طرف ضرور

نفسانی خطرات ہیں شہوت فرج طعام — زینت اور ادخار ہے یہہ کر دور تمام

وہ ہے بازو طرف سے ملکی دور یسار — جو ثواب کے واسطے کرے عبادت یار

رحمانی خطرات کا دلمیں کہیں مکان — کروں عبادت اس لئے ہوئی ذوق وجدان

دل سے سب کو دور کر ہو طالب ایکذات — جو ضربی کو اس طرح سادھو دن اور رات

سن صاحب کشکول یوں ایسے لکھے بیان — ان خطروں کو بیان سی نبٹ جا دل اخوان

کرے اول حال میں تلقین ایسے پیر — معنی لا الٰہ کو لا معبود ای بیر

سمجھے لا مقصود کو سمجھے لا مطلوب — سمجھے لا موجود کو ہی جان لے خوب

شیخ کلیم اللہ کہیں افضل ہے یہہ بات — کو نہ کرے سعز کو اقرب راہ نجات

کرے او اٰمل حال میں ایسے ہی ارشاد — نہیں کوئی موجود ہے بنا ذات رکھہ یاد

ذکر دو ضربی

دو ضربی اذکار کو ایسے بھی پہچان — لا اللہ دہنی طرف الا اللہ دل آن

تین بار یا پانچ میں سات بار یا نہ — نام رسول اللہ کا ساہنہ ملا کر کہہ

ذکر سہ ضربی

کیا ذکر تلقین یوں مجہکو میرے پیر — بیٹھ دو زانو ہاتہہ رکھہ گوڈوں پڑی پیر

زانو جب پانا ف سے لا الٰہ کو کھینچ … دہنے ہاتھ لیجائے کر الا اللہ دل پیچ

معنی لا موجود کا دل اندر کرو بیان … ثابت کرکے ذات کو دل میں لاؤ ایمان

پیچھے الا اللہ کو اوس سے کرو زیادہ … پیچھے اللہ نام کر اوس سے زیادہ یاد

جب تو سارا کر چکے جہر ذکر انجان … سانس بند کر دل منی اللہ کا کرو بیان

ایسے ہی دل بیچ کہہ ہوں طالب تجہ ذات … بنا رضا مقصود نا ں میرا ہے وہ ذات

شش ضربی اسم ذات

شش ضربی اذکار کو ایسے بولیں یاد … ہر جہتوں کو ضرب دے الا ہو کا شاد

ذکر چو ضربی

چو ضربی ہے اس طرح کعبہ کو کر ماہ … کیا تو قبر بزرگ کو یا مصحف آگے کہہ

دہنے بائیں ضرب دے نیچے مصحف ماہ … چو تھے دل پر مار کر مستغرق ہو یار

پہر مستغرق با ذات ہو سمجھیں ای محبوب … چو ضربی اب ذکر یہ تجھنے بتایا خوب

معنی قران کشف ہوں جو مارے ضرب قران … مارے اگر مزار پر کھلے حال مردان

لیکن برزخ پیر بن نہیں فواید اس … لیکر صورت پیر کی سامنے کریں تو بس

ذکر حدادی

اب حدادی ذکر کا مجھسے سنو بیان … ابو حفص حداد نے ایسے کیا یہ بیان

لا کو بائیں طرف سے مد ملا خط ساتھ … کہہ دو زانو ہو کھڑا لیجا دونوں ہاتھ

الا اللہ کا ضرب دے جہر اثبات اشد … بیٹھ جائے پھر اس طرح ذکر کرو جید

لوہ پر مارے ہتوڑہ جیسے کوئی لوہار — السیس ا، دلیر ضرب دے کر طابع یار

ذکر مختصر کلمہ ھُ ھُ ھِ

بعضے کلمہ مختصر کرکے یوں اختیار — ھَ ھُ ھِ کا اس طرح کرتے ہیں اذکار

ھَ کا دے جیسے ضرب ہے کہ ھُ کا بائیں جان — ھِ کا دلپر مار کر ایسے کرے دھیان

ذکر پاس انفاس کا

اور پاس انفاس کا تجھکو کہوں بیان — یاد خدا کر رات دن جسے ہی تجھیں گیان

سانس اوٹھا کر دے لا الٰہ کے ساتھہ — لیجا اوپر تجھے مغز تک معنی سمجھہ اس بات

نیچے آتے سانس کے الا اللہ کر گیان — معنی اسکے فکر کر ہر لحظہ ہر آن

جسم جڈہا ہا تا ہووے اس میں ضرر ضرور — ہر لحظہ اس ذکر سے رکہہ دلکو معمور

لیکن نسبت کث دیں نظر ناف پر رکہہ — سوتے بیٹھے لمندتے یہی وظایف آکہہ

ذاکر کی اس ذکر سے عمر دو چند ان ہووے — مجلس اندر انجمن اسکو حاصل ہوئے

یا تو اوّل سانس میں لا کا کر گیان — ھو ہمنگ دوا ملا دے آخر دم خوان

الا ھو اور لا الٰہ دونوں یکسان جان — ہیچ پاس انفاس کہہ ہی خوب پہچان

بیان ذکر ارّہ مینی

جے تو چکی سانس کی تتہہ زور آور دار نہ — ارّہ مینی نام اس ذکر کہیں سن راز

سوزش شورش بہت یہ ذکر کرے حصول — لیکن خشکی مغز پر اس سے ہوئے نزدل

مالش دیجے مغز کو اور روغن بادام — ناک اندر ہی ٹپکا دے تا ہو جا آرام

ایسا ذکر کامل کو جو پہنچاوے کوئے | بے شعور اختیار بن ذاکر دم یہہ ہوئے

ایضاً

جیبھ چڈہا کر تالوے سانس ناف کر بند | اللہ اللہ ذکر کر دسے کرو انند

ذکر کشف القبور

بیٹھ قبر پر سر اوٹھا تو جانب آسمان | الکشف یا نور تو کہلے اس آن

الکشف ئی کا دل اوپر پاپ جیسے ضرب چلاؤ | عن حالہ کا گور پر ایسے ضرب لگاؤ

میت کا معلوم ہو تجکو سب احوال . | ظاہر میں یا خواب میں جو ہو اسکا حال

کیسی ہی کوئی روح ہو یا کس ہی ہو وہ مکان | حال سب اوسکا کشف ہو گر یہہ کریں دہیان

اول اکیس مرتبہ یا رب کو تو پڑھ | پہر یا روح الروح کا دییہ ضرب تو کر

اونچی سر کو پہیر تو ایسے کہیے یا ر | یا روح ماشاء اللہ اسکا کرلے بچار

جب ہو فارغ ذکر سے کریں توجہ یار | اپنے مطلب کی طرف حاصل ہووےگا

یعنی روح حاضر ہوئے ظاہر یا درخواب | جو کچھہ تیری عرض ہو اسکا دیہیہ جواب

دو ہزار اگر کرے یہی ذکر ای یار.. | مطلب حاصل ہو اس میں شک نان ر

ذکر نفی اثبات خاندان نقشبندی

بیچ گہرانہ نقشبند ایسے اذکار | جیبھ چڈہا کر تالوے سانس نہ کر یار

لا ناف تی سے کہینچ کر منخر تک لیجاؤ | پاچہے کتف یمین کہہ اللہ تو آد

دل پہ الا اللہ کا ایسا حربہ مار — جائے بہی وجود میں پہونچے ضرب آشکار
اوپنے کو اور غیر کو نفی کرے اسطور — نہیں کوئی موجود ہے اللہ بن کس اور
پاچیے دل میں آپنے اسکو بہی کہہ زود — رضا تیری درکار ہے تو ہیر امقصود

الٰہی انت مقصودی ورضاک مطلوبی

تین بار یا پانچ بر یکسانس میں یار — دل پر اپنے ضرب کرتا ہو حق ہے پیار
وقت چہوڑنے سانس کے کہو محمد نام — اور رسول اللہ بھی ایسے کریں تمام
نقشہ ایسے ذکر کا تجھے دکہاؤں لکھہ — راہ پیا کے ملن کی یہی اب سیکھہ

دماغ

قلب

کتف یمین

ناف

ایضاً
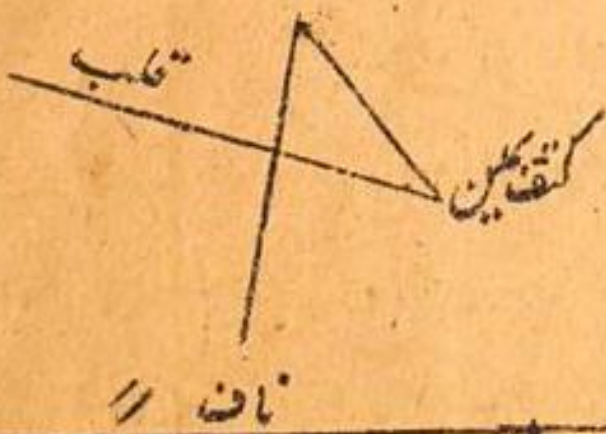
دو ضربی یار چار ہیں وقت نفی اثبات — دہنے دہیان رسول کا بانویں گردان ذات

ذکر شفائے امراض

مرض ہوئے جس شخص کو شفاے ہوئی فی الفور — یا احد کہہ دہنے کہو صمد بانویں اور
یا وتر کا دل اوپر ماریں ضربہ خوب — تاتجکو اس مرض سے شفا ملے محبوب

ایضاً

پہلے وتر کے لفظ پڑہ دس دس قلبے یار — یا وھاب بعد از پڑہ لے ای غمخوار

جو حاجت ہوں دینوی سب حاصل ہو جاوینہ
ان دو رکعت پڑھ کرنے سے کہ ہی نکھری نا ہنہ

ذکر مشی اقدام

ذکر مشی اقدام ہے جب تم چلو شتاب
اِلّا اللہ ہر قدم میں کہتے چلو جناب

وقت آہستہ چلن کے لا کہہ دہنے پھیر
بائیں پر بول اللہ کو دہنے الّا پھیر

پھر بائیں تو پانو پر اللہ کر دھیان
وقت چلن کے اسطرح سادھن کا یہ گیان

وقت میانہ چلن کے ہر قدم ہو نیں بار
اللہ اللہ اسطرح کرتا چل اذکار

ذکر حبس دم

حبس نفس ہی دو طرح ایک تخلیہ جان
اور تکلیہ دوسرا تجھے سنو بیان

سانس اوٹھا کر ناف سے سینہ میں کر بند
باکر حبس دماغ میں یہ ہے اچھا جنید

سادہیں اسکو اسطرح حوض اندر تو جا و
غوطہ مارو آب میں ایسے عمل بجا و

نام کہیں ہیں تخلیہ اسی عمل کا بیر
سادہن ہیں اس عمل کے بہت کہیں تاثیر

عمل بتایا اسطرح ہے خضر سبحان
عبد الخالق شیخ کو جو ساکن غجدوان

حبس کرے جو ناف میں کہیں تخلیہ نام
عمل کر ان اس حبس سے ہو وے ہضم طعام

لازم ہے دن حبس کے کرے بہت پرہیز
سبھی رطوبت چیز سے اور گرم سے نیز

طبعی ہو یا عارضی گرم چیز اسے یار
سب ہی پرہیز کر وقت حبس اذکار

مرض اوٹھاویں یہہ تجھے گر کھاوی یہ چیز
سمجھتا سنتا حبس کر گرہے اہل تمیز

تھوڑا تھوڑا بند کریسے طرح بہ ہاؤ
جو مشکل تجھ پر پڑے اوس رستہ مت جاؤ

جب تو چھوڑے سانس کو ناک راہ دو چھوڑ
تکمہ ہے جب تو چھوڑ سبھی ضرر ہو وے فی الفور

بڑی شرط ایک اور ہے پری شکم مت کر
نان بر زیادہ بھوک میں اس میں جان خطر

ایضاً

کلمہ نفی اثبات کو جان ذکر ناسوت　　الا اللہ ملکوت ہے اللہ جبروت

ھو لاہوتی جان گر کرلے یاد خدا ے　　تا مقبل درگاہ میں اللہ کے ہوجاوے

مرشد کو یہہ چاہیے تفحص کرے مرید　　دنیا کی جے حب جس دلمیں ہوے مزید

پس کلمہ ناسوت کا اسکو کرے ارشاد　　ابں دنا اس ذکر سے رکھیے دل آباد

اسم ذات تعلیم کر جب کچھ دیکھے سبیل　　سادہ ہے اسی ذکر کو ہیچ نہار اور لیل

بالکل دل جب پاک ہو غیر خدا کے جب　　ھو کا ارشاد نو اس طالب جب

ذکر برائے منتہیان

کیتنے ذکر اذکار ہیں کریں نہیں تعلیم　　بن تصفیہ قلب کے سن ای یار فہیم

بعد ریاضت زہد اور اربعین سن چار　　کرتے ہیں ارشاد یہہ طالب کو اذکار

ذکر انتہا

ایک انہوں سے ذکر ہے کہیں محبت نام　　اس سے ہوے مشاہدہ ذات صفات تمام

اوسکی یہہ ترکیب ہے قعدہ بیٹھ صلواۃ　　دونوں پیراں دور کر جوڑتے سن بات

یعنی جیسے عورتاں بیٹھیں تختیات　　اوسی طرح اس ذکر میں بیٹھے سن یہ بات

پکڑے دہنے ہاتھ سے بالوں بازو یار　　بالوں میں سے دہنا پکڑ پانچ ضرب لے

یا معی یا جعی یا معی یا ھو جان　　سن اب کہوں ذکر کا تجہ کن کر دیان

پچھلے دہنے پیر کو دہنے بازو مار　　دور الو پیچ مار لے دوجا ضرب ای یار

نجابالوں پیر بچ بالوں بازو یار | جو بھنا مار و جگر پر دل پر خمسہ مار
بیہ حضور دل بیچ رکھہ ھو سے جان مراد | اوس احدیت مطلقہ نہیں کمتنہ کر یاد
جن دن میں بیہ ذکر ہو غذا کہائے بنیر | عطریات بھی تن اوپر مل رکھو ای بہیر
کبھی کبھی ان تین پر اقتصار کر ذکر | ھو ھو کا اوریا معی لندن کرلے فکر
ھو ھو کا آسمان پر مار وضرب عزیز | دل پر مار ویا معی جو ہے اہل تمیز

ذکر ھندی

حضرت شیخ فرید نے بیچ پنجابی بول | ذکر کیا ہے اسطرح تجھے بتاؤں کھول
آئینہ دل توکیہ گیان کر جانب علویات | انہوں تون کا دہیان دھر جانب سفلیات
تو ہی تو ہی تو ہی تو جانب مطلق ذات | ذکر کر اسطرح خوش ہو کر دن رات

ذکر

بعد تہجد اس طرح ذکر کرو برسنو | پس اٹھا آسمان کو اِنِّی اَنَا اللّٰہ کہو
لا اللہ کہہ داہنے پھر تو گردن موڑ | اِلّا اَنَا پھر دل اوپر ضرب چلا چت جو
ان ذکروں میں پیر کا برزخ راکھہ ضرور | معنوں کا بھی دھیان رکھہ دلمیں ساتھہ شعور

ایضاً

بعد ختم ہر ذکر کے تین بار کہہ بول | سبحان اللہ العظیم جیسے آ ہی کہول
پھر یا جیسے پڑھ یہ دعا ساتھہ عجز نیاز | جو یہہ لکھی کتاب میں اچھی طرح بچار

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَقَدْ ذَکَرْتُکَ عَلٰی قَدْرِ قِلَّةِ عِلْمِیْ وَفَھْمِیْ فَاذْکُرْنِیْ عَلٰی قَدْرِ سَعَاتِ نَعْمَائِکَ فَضْلِکَ وَجُوْدِکَ وَعِلْمِکَ وَمَغْفِرَتِکَ اَللّٰھُمَّ فَتِّحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ یَا خَیْرَ الذَّاکِرِیْنَ

فصل در مراقبات

اب احوال مراقبہ تجھ کو کروں بیان | غیر نہ آوے دل اللہ یہ مراقب جان

کرے توجہ دل طرف نقش صنوبری نام ۔ حاضر جان خدا کے کو ساتہہ حضوری تام

ایضاً

لکھہ کر اللہ نام کو نظراں آگے رکھہ ۔ یا تو ساتہہ خیال کے دلمیں لذت چاکھہ

ایضاً

یا تو آنکھاں بیچ کر دلکی جانب دیکھہ ۔ حاضر ناظر او معی ہی وظائف سیکھہ

ایضاً

دونوں آنکھاں کھول کر دیکھہ طرف اسمان ۔ لیک پلک مت مار تو ہی خوب اب جان
شاغل ایسے دہیان پر نازل ہوں انوار ۔ عشق اوٹھاوے اسطرح غیر خدا دے جار

مراقبہ

نظر اپنی راکھہ کر دونوں سرمہ ناک ۔ سفیدی ظاہر آنکھہ کر سیاہی سی ہو پاک
کہیں نصیر ایہہ شغل جبلہ ہیں مختار ۔ چاہے بیٹھ صلوٰۃ یا اقعاء الکلب کی بار
گر تو دیکھے بہوان کو اسی نشر ابطہ ساتہہ ۔ نام محمود اس کہیں بہت فوائدیات

مراقبہ

جلسہ بیٹھ صلوٰۃ کا کر و ملاحظہ ہے سر ۔ علم سمیع بصیر کا ساتہہ روابطہ پر
ہو اس پر جو مضبوط ہو اوسیطرح سے بیٹھ ۔ صورت اللہ پاک کو دلکی نظراں دیکھ
یعنی دلمیں دہیان کر دیکھوں ذات خدا کی ۔ اس اوپر ہی جو تجہے خوب اقامت آئے
اسی طرح سے بیٹھ کر نظر طرف آسمان ۔ دونوں آنکھاں کھول اور وقت مخصوص جان
یہہ ہی صورت راکھیئے روح میری اوتن ۔ گذر گئی آکاس سے دیکھے ذوالمنن
استقامت گر اس اوپر ملے تجہے ای یار ۔ عجب طرح سے تجہہ اوپر نازل ہوں انوار

رشتہ بھی یک اسطرح اسدم ہو اظہار — ایک طرف تو دل اوپر اسکا ہوے کنار
دوجی طرف ہو ساتویں آسمان اوپر پار — بڑا مراتب ہو تیرا اللہ کے دربار
اول جان مراقبہ جو میں کیا بیان — دوجا کہیں مشاہدہ بھی خوب پہچان
تیجا کہیں معاینہ بھی جان لے خوب — ایں ذا بہہ و بیان کرتا ہو جا محبوب
شیخ نصیر الدین نے یہہ مشغولی بار — کری نظام الدین سے بیان وار اظہار
دل میں صورت شیخ کا ہر دم راکھو دھیان — یہہ تو عجب مراقبہ کیا ہیں کروں بیان
سوتے بیٹھے جاگتے وقت نماز بجان — صورت اپنے پیر کا ہر دم رکھلے دھیان

مراقبہ

سید محمد اس طرح کہیں مراقبہ سن — دلمیں جانے ہیں نہیں وہی دہی رکھہ دھن
یہہ لوافقہ راہ ہے سب اسکو نہیں جان — کوئی خطرہ دل اوپر نہ پڑے آن

مراقبہ

جو تون ذکر مراقبہ اللہ کا کر نیہہ — کرے تجلی تجہ اوپر سب عالم سن لیہہ
کہتے سلطان العارفین بھی رکھیں تجھے یاد — اول سے آخر تلک اسی یاد میں شاد

ذکر دفع خواطر

دلمیں وقت مراقبہ جو خطرہ تجہہ آوے — طور دفع اس خطرہ کا تجھکو دوں بتاوے
دیہہ تکلیف نفس کو سانس چھوڑ از ناک — ساتھہ زور کے تا ہووے دل خطرہ سے پاک
اس سے گر جاوے نہیں پڑھ یہہ استغفار — کئی بار دلہاتہ تون اور زبان سے یار
اس سے گر نا ہوں دفع یا فعال کہہ کھول — دلسے اور زبان سے گر طاقت کہہ بول
خاصیت اس اسم کی دفع خواطر جان — اس سے گر نا ہوں رفع ادتباد لگی ن
جہر ذکر زور سے مدد ارشد کے ساتھ — اللہ کا ضرب دے دل اوپر کرا ست
شیخ محی الدین نے بن عربی جو ہیں — دفع کرن خطرات کا اس میں طور کہیں
جو کچھ بد اور نیک ہے جان ٹھہورہ حق — ذات خدا کوئی بغیر نا راکھو یاد سبق
اس سے بالکل بند ہووے نہ خطرہ ایک — ذات بنا مت جان کچھہ خواہ بد ہو خواہ نیک

بیان بیٹھک کا ہے

ہیں چوراسی بٹھکاں جوگ اندر لے سن ۔ مرکب بیٹھک کے اندر جلدی ہیں گن

لیکن شیخ بہاؤ الدین کہیں قادری جن ۔ یک بیٹھک ان بیچ سے جگ کی ہے اون

وہ بیٹھک ہے اس طرح بیٹھ مربع یار ۔ ایڈی بائیں پیر کی خصیوں نیچے لا

دبنا پالو اوس پاس رکھ معقد کر ہر بار ۔ دم کو اوپر کھینچکر ناف گرد کر چھند

یعنی اپنی ناف کو پشت طرف لیجا تو ۔ مونہہ بند کر جیبھ آپنی تالو طرف چڑہا تو

اس پاچھے مشغول ہو وہم ساتھ اے یار ۔ یعنی دل میں فکر کر وہی وہی اے یار

لیکن ہتوڑا کہا ہو ہتوڑا فکر لو خراب ۔ تا مطلب کا اپنے جلدی ملے جواب

مراقبہ معراج العارفین

ہے معراج العارفین عجب مراقب یار ۔ سارے موجودات کو درپن کر شمار

یعنی موجودات سب حضرت احد اے جان ۔ درپن ہے پیر یار کی صورت دیکھ مان

یا تو موجودات سب یک درپن کر دیکھ ۔ اس دربیں اسم صفات سنگ مقصد دیکھ الیکھ

سنلے کہیں مشاہدہ اس آخر کو جان ۔ اوسکو کہیں مکاشفہ جو پہلے کیا بکھان

مراقبہ

درپن اندر آپنے صورت دیکھ ہمیش ۔ تا غیبت اور بیخودی حاصل ہو اخویش

مراقبہ

اللہ کے نام کو لکھ اوپر قرطاس ۔ آب طلا یا سیم سے رکھ نظران کے پاس

یا تو وہم وخیال سے وہی دہیان رکہہ دل　　تا غیبت اور بیخودی تجکو ہو حاصل

الضیاً

خالی گوشہ بیٹھ کر ساتہہ طہارت بہیر　　جیبہہ چڑہا کر تالوے آنکہہ بند کر پہیر
مکہہ کر قبلہ اتر لوں ترجیہہ کر دہیان　　بہہ دل اللہ کہیے بے سنے نہ مجکو آن
درپن ہو کر اندرن کیجیے ایسے دہیان　　کئے ونا ہیں فضل سے ذکر سنے از کان
جو تجکو حاصل ہوے شان یہہ آواز　　رہین دنال اس دہیان کو خدا ملا ہیں ساز
کئی دن کے بیچ ہیں ذاکر موجب دل ..　　کرم الہی تجہ اوپر اگر ہو شامل -

بیان انوار

حاصل گر تجکو ہوا دلکا ذکر عزیز　　کئے بہانت انوار ہوں نازل کر و تمیز
بہیتر ہو یا بارنے کبہی دست یا سر　　کبہی تمامی بدن میں اسکا کرین فکر
گردہ ظاہر نور ہو دہینے ہاتہہ پہچان　　شامل دہینے کتف کے ملک نیکی جان
غیر متصل گر ہوے نور شیخ کا جان　　آگے گر ظاہر ہوے نور نبی پہچان
گر ہو بائیں ہاتہہ کو بازو متصل نور　　وہ ہے ملک لیہا جو تجکن رہے حضور
غیر متصل گر ہوے وہ شیطانی جان　　ایسی ہوں صورتاں تجہیر ظاہر آن
گردہ صورت تجہہ اوپر بائیں ظاہر ہوے　　وجہ سے ملائک حافظ نگہبان ہی ہوے
ویر گر ظاہر ہوے اور دہشت ہو دل　　گئے بعد جس تاں رہے تجنے حضوری دل
وہ تلبیس ابلیس ہے ہو حضور گر ذوق　　لجا گئے اوس شکل سے ہو فراق اور شوق
وہ تیرا مطلوب تہا تو طالب جس ذات　　لگا رہے گر دہیان ہیں جب حاصل ہیہ بات
سینہ پر یا ناف پر وہ صورت دیکہہ جانے　　وہ تلبیس ابلیس ہے تجکو دیا تہا سے
گر ظاہر ہو دل اوپر سبب صفائی جان　　وہ طالب حق پاک کا ان پر مت کہیں دہیان

سفید رنگ سے نور کا سبز عقیقی اور	آخر نور سیاہ ہے حیرت کا کر غور
سورج نور ہے روح کا چاند نور دل جان	مفضل خدا ہو جس اوپر دیں پر ہوں عیاں

آخر ہوا کلام یہ کرم خدا پر جان
یارب عاصی نجم کو کامل بخش ایمان

تمت بعون الملک الوہاب کتاب مستطاب مسمی ہیولانی غیر ہیولانی بخط بے ربط خاکسار سراپا انکسار عاصی ابو الابرار غلام سرور نسباً فاروقی مذہباً الحنفی مشرباً چشتی سلیمانی نجمی عفی اللہ عنہ نبیرہ حضرت مصنف نمبر ۲ تاریخ اتمام باسم اللہ الملک العلام ۱۸ ماہ صفر المظفر یوم سہ شنبہ ۱۳۴۷ ہجری

مقام فتحپور اندرون بلند دروازہ خانقاہ معلی حضور شہ ولایت مصنف رسالہ ہذا قدس اللہ سرہ بعہد خلافت و سجادگی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حاجی الحرمین الشریفین مرشدنا و مولانا والدی ماجدی حضرت

[illegible]

اطلاع ضروری

رسالہ ہذا کا حق طبع محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مالک کتاب شاہ غلام سرور چشتی نظامی سلیمانی نجمی فتحپوری خلیفہ و سجادہ نشین خانقاہ حضرت شاہ ولایت مصنف رسالہ ہذا قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوگا:

معرفت
بندہ ظہور حسن رضوی مہتمم کتب خانہ مطبع رضوی دھلی طبع ہوا +